جو سراسر علمی اور تحقیقی تھا۔

مولانا براہِ راست عامل اہلحدیث تھے۔ صفاتِ باری تعالیٰ کے سلسلہ میں "ماورد بہ الکتاب والسنۃ" پر ایمان رکھتے تھے۔ تحفۃ الاحوذی میں اسی سلسلہ میں ان کے خاص مختارات بھی ہیں۔" [1]

مولانا سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) لکھتے ہیں:

"علمِ حدیث کی خدمت میں مولانا عبدالرحمان مبارک پوری نے بہت محنت کی ہے۔ آپ نے تدریس وتحدیث کے ساتھ ساتھ جامع ترمذی کی شرح تحفۃ الاحوذی (عربی) میں لکھی ہے۔ جو ایک گرانقدر علمی تصنیف ہے۔" [2]

شعروادب

جناب عبدالرحمان عاجزؔ

اُسے شوقِ ربابِ وچنگ و پیمانہ نہیں ہوتا

دلِ مومن پرستارِ صنم خانہ نہیں ہوتا
حرم کا پاسباں کعبے سے بیگانہ نہیں ہوتا

مٹے توحید جس کے ساغرِ دل سے چھلکتی ہو
کوئی بھی فعل اُس انساں کا رندانہ نہیں ہوتا

تُو انساں ہے کہ انسانوں کی خدمت رہ کے شہروں میں
کہ اہلِ حق کا مسکن کُنج ویرانہ نہیں ہوتا

حسابِ آخرت پر ہے یقیں محکم جسے حاصل
اُسے شوقِ ربابِ وچنگ و پیمانہ نہیں ہوتا

غمِ انسانیت روشن ہے جس کے خانۂ دل میں
اُس انساں کی نظر میں کوئی بیگانہ نہیں ہوتا

اثر کیا خاک ہو سامع کے دل پر اُس کا اے واعظ
کہ اندازِ بیاں تیرا حکیمانہ نہیں ہوتا

یہ ممکن ہے کہ شعلہ مسکرا کر پھول بن جائے
مسلماں کا مگر کافر سے یارانہ نہیں ہوتا

ترے غم میں ہمیشہ جو پریشاں حال پھرتا ہو
وہ دیوانہ تو کہلاتا ہے دیوانہ نہیں ہوتا

جو فکرِ آخرت سے مضطرب رہتا ہے اے عاجزؔ
مزیّن عشرتوں سے اُس کا کاشانہ نہیں ہوتا

[1] تذکرہ علمائے اعظم گڑھ ص ۱۴۶۔ [2] تراجم علمائے حدیث ہند ص ۲۷